احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے
جمعرات 31۔اکتوبر 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 31/اکتوبر 2013ء 25 ذوالحج 1434 ہجری 31/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 247

آب بقا

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے
دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو! آب بقا یہی ہے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔سب سے اول قرآن ہے۔جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔(۔) سو تم ہوشیار رہو۔اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ(۔)

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو(۔) دیا گیا ہے۔سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپؐ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں۔مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا(۔) قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر پر تھے۔اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔اور اپنی سنت یعنے عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئیں تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے۔یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔یا حج نہ کرتے تھے یا حلال حرام سے واقف نہ تھے۔

ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے(۔) اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔قرآن خدا کا قول ہے۔اور سنت رسول اللہ کا فعل۔اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 26`61`62)

حضورانور کا خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مورخہ یکم نومبر 2013ء کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق صبح 5 بجے نشر ہو گا۔ احباب جماعت اس سے استفادہ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے ربوہ)

ضرورت سول انجینئر

ایک بڑی جماعتی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ایک سول انجینئر (B.Sc) کی ضرورت ہے۔فریم سٹرکچر کی تعمیر کا تجربہ رکھنے والے انجینئر رابطہ کریں۔اپنی درخواست کے ساتھ تجربہ کی تفصیل معہ ضروری کوائف (Data) وغیرہ، صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ 10 نومبر 2013ء تک دفتر ہذا کو بھجوادیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ضرورت انسپکٹران مال

(وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

نظامت مال وقف جدید انجمن احمدیہ کو انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مخلص اور محنتی احباب جماعت اپنی درخواستیں مکمل کوائف/تعلیمی اسناد کی نقل، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر اور صدر صاحب جماعت/ امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ دفتر وقف جدید مال ربوہ کو مورخہ 30 نومبر 2013ء تک بھجوائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے 8

مصیبت کی گھڑی میں یاد آنے والا شعر

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں صحیح عشق پر قائم کرے اور دلائل کی دلدل سے نکالے۔ ہمارے یہ دلائل کیا چیز ہیں جب ہمیں خدا مل گیا تو ہمیں ان دلائل کی کیا ضرورت ہے۔ بھول جاؤ اِس بات کو کہ لڑائی کیا ہوتی ہے، بھول جاؤ اِس بات کو کہ بھاگنا کیا ہوتا ہے، تمہارے دل میں سب کے لئے جلن ہو، تمہاری آنکھوں سے محبت کے آنسو رواں ہوں اور تم اپنے نفس پر دوسروں کے لئے موت وارد کرو۔ **مجھے ساری اُردو شاعری میں سے سوز اور مصیبت کی گھڑیوں میں صرف ایک ہی شعر یاد آیا کرتا ہے جو یہ ہے۔**

دل میں اِک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانیے کیا یاد آیا

جب عشق پیدا ہوتا ہے تو انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اُسے پتہ ہی نہیں رہتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ وہی سوز جس کو انسان خود بھی نہیں سمجھ سکتا اور وہی درد جس کو وہ خود بھی نہیں بیان کر سکتا اور کہتا ہے خبر نہیں مجھے کیا ہو رہا ہے۔ یہ عشق جس میں انسان کہتا ہے کہ مجھے کچھ ہونے لگا الفاظ سے مستغنی ہوتا ہے بلکہ وہ الفاظ میں اظہارِ درد اپنی ہتک سمجھتا ہے۔ عشق غیر محدود ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا تا کہ وہ غیر محدود عشق کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا غیر محدود قُرب حاصل کرے اور ابدیت کی زندگی پائے۔ خدا کرے یہ چیز آپ لوگوں میں پیدا ہو جائے۔ اگر یہ عشق آپ اپنے دل میں پیدا کرلیں گے تو دنیا کی کوئی چیز آپ کی کامیابی میں روک نہیں ہو سکے گی اور آخر ایک دن تمام دنیا آپ کے قدموں میں گر جائے گی۔

(الفضل 8 جنوری 1933ء)

اردو عجیب زبان ہے

رضا علی عابدی اپنے کالم دوسرا رخ میں لکھتے ہیں۔

اردو عجیب زبان ہے۔ قدم قدم پر حیران کرتی ہے۔ میں ہمالیہ کے اوپر اڑتا ہوا لداخ میں اترا اور جیپ پر بیٹھ کر چینی تبت کی جانب بڑھا۔ اتنا آگے تک گیا کہ بھارتی فوج نے مزید آگے جانے سے روک دیا۔ ایک چھوٹے سے گاؤں میں وہی تبّتی ناک نقشے والے چرواہے ملے۔ اب الجھن یہ تھی کہ ان سے کس زبان میں بات کی جائے۔ میں نے یوں ہی آزمانے کے لئے پوچھا آپ کیسے ہیں؟ نہایت سلیس اردو میں جواب ملا جی آپ کی دعا سے یہاں سب خیریت ہے۔

ایسے خوشگوار لمحے میری راہ میں کئی بار مجھ سے بغل گیر ہوئے ہیں اور ہر بار مجھے استاد داغ دہلوی کی یاد دلاتے رہے ہیں جن پر غالباً انیسویں صدی کے آخر میں یہ مضمون شاید غیب سے اترا۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
ہندوستاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

لیکن حیرت اس وقت ہوئی جب غیب سے خیال میں مضامین بھیجنے والے نے دوسرا مصرعہ درست کیا۔

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اس میں کوئی شک نہیں ۔ یہ دھوم ہے اور خوب خوب ہے۔ اب چاہئے کوئی اسے ہندی کہے یا ہندوستانی۔ ہماری ہندی زبان کی ایک ساتھی براڈ کاسٹر نے ایک روز بتایا کہ انہوں نے ایک ڈرامہ لکھا ہے ۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہندی میں لکھا ہے۔ بولیں نہیں وہی عام بول چال میں۔

ہماری طرف اسی بول چال کو اردو کہتے ہیں جس کے بارے میں ہم سب کے استاد فرمان فتح پوری یہ کہتے کہتے جنت کو سدھارے کہ یہ واحد زبان ہے جس کے ساتھ کسی ملک یا علاقے کا نام نہیں لگا ہوا ہے۔ اس زبان کو برتنے والے خوب جانتے ہیں کہ جو حسن اور ملاحت عام بول چال والی زبان میں ہے وہ بڑے بڑے جید علماء کی بولی اور تحریر میں کہاں ۔ جس زبان میں عربی کا شکوہ فارسی کی نفاست اور ہندی کا تیکھا پن ہو اور جس کے سارے کے سارے افعال verbs اپنی سرزمین کی مٹی میں گوندھے گئے ہوں کہ جن کے بغیر حرکت ممکن نہیں، وہ کسی مخصوص علاقے کی بولی نہیں ہوسکتی۔ وہ قدم قدم پر حیران نہ کرے تو اور زیادہ حیرت ہو۔

(روزنامہ جنگ 6 ستمبر 2013ء)

اردو کہاوت

ناؤ میں خاک اڑانا

ناؤ کا مطلب ہے کشتی۔ اب آپ کہیں گے کہ کشتی میں خاک یعنی مٹی بھلا کوئی کیسے اڑا سکتا ہے۔ اس کہاوت کا مطلب ہے بے تکا بہانہ بنانا۔ یہ کہاوت ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک ناحق بات کہے اور پھر اسے صحیح ثابت کرنے کے لئے الٹے سیدھے بہانے تراشے یا کوئی کسی پر ظلم کرنے کے لئے بے تکی دلیل دے۔

اس کا قصہ سنیئے۔ ایک کشتی میں شیر اور بکری اکٹھے دریا پار جا رہے تھے۔ بکری کو دیکھ کر شیر کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے سوچا کہ کسی بہانے سے اسے ہڑپ کرنا چاہئے۔ آخر کوئی بہانہ نہ ملا تو بولا ’’اے نالائق! ناؤ میں خاک کیوں اڑا رہی ہو؟ اگر میری آنکھ میں خاک چلی گئی تو؟‘‘ بکری نے جواب دیا ’’ناؤ میں بھلا خاک کہاں؟‘‘ اس پر شیر بولا ’’بدتمیز، زبان چلاتی ہے‘‘ اور اسے کھا گیا۔

تلفظ اور معانی سیکھئے

الفاظ	تلفظ	معانی
بےسُود	بے سُود	جس کا کوئی فائدہ نہ ہو، بے کار
بُدھی	بُدِّھیُ	سمجھ، عقل
بُن ران	بُن رَان	ران کے جوڑ میں
پابہ زنجیر	پَابَہ زَنُجِیر	پاؤں میں زنجیر ڈالے ہوئے، باندھے ہوئے
پاداش	پَادَاش	جرم یا غلطی کا نتیجہ۔ سزا
پارساطبع	پَارُسا طَبُع	نیک طبیعت والا
پامال	پَامَال	پاؤں کے نیچے مسلنا
پائینتی	پَائِینِتیُ	چار پائی کی پاؤں کی طرف والی جگہ
پِتا	پِتَا	باپ، مالک، آقا
پتھر پر جمانا	پتھر پر جمانا	پریس میں پرنٹنگ کا پرانا طریق جس میں کہ چھپنے والے کاغذ کو ایک خاص قسم کے پتھر پر اس تحریر کو لگاتے تھے جس کو پتھر پر جمانا کہا جاتا ہے۔
پَتی	پَتِی	خاوند
پرارتھنا	پَرَارُتھنَا	عبادت، التجا، درخواست
پُرآشوب	پُرآشوب	مصیبت سے بھرا ہوا، تکلیف سے بھرپور
پرتھم چرن	پَرُتَھم چَرَنُ	پرتھم : پہلا، ابتداء (چرن : قدم، پاؤں)
پرتیت	پَرُتِیُت	جانا ہوا، دانستہ، مشہور، ظاہر، شناسا، اعتقاد، اعتماد، اعتبار، بھروسہ، الفت

اردو کے ضرب المثل اشعار

اچھی صورت بھی کیا بُری شے ہے
جس نے ڈالی بُری نظر ڈالی

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

11

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آسٹریلیا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2013ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب

قرآن کریم میں موجود احکامات پر عمل کرنے سے اللہ کے فضل سے رشتے دیرپا ہوتے ہیں

ایسی نسل پیدا کرو جو دین کی وارث بننے والی اور والدین کے لئے دعائیں کرنے والی ہو

بجائے ادھر ادھر کے چینل کے ایم ٹی اے کے پروگرام بھی دیکھا کریں جو آپ کی تربیت کے لئے ہوں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

5/اکتوبر 2013ء

حصہ دوم آخر

تقسیم ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اجلاس کے شروع میں جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں آپ میں سے بعض جانتی ہوں گی کہ نکاح پر تلاوت کی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ان میں شامل ہے۔ سورۃ حشر کی جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے ان میں سب سے پہلی آیت نکاح کے موقع پر جو مختلف آیات قرآن کریم کے مختلف حصوں میں سے لے کر تلاوت کی جاتی ہیں اُن میں سے ترتیب کے لحاظ سے آخری آیت بنتی ہے۔ جیسا کہ اس کا ترجمہ بھی آپ سن چکی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کا حکم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے کل پر بھی نظر رکھو۔ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو دل میں قائم ہو تو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔ اگر یہ جڑ رہی، سب کچھ رہا ہے۔ پہلا مصرعہ حضرت مسیح موعود نے خود ترتیب فرمایا کہ ع

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

یعنی ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ اس پر فوراً ہی آپ کو اگلا مصرع الہام ہوا کہ ع

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انسانی زندگی کا ایک بہت اہم حصہ اور موڑ وہ ہے جب وہ ایک نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے جس میں مرد اور عورت دونوں کا ایک اہم کردار ہے۔ یعنی شادی کا بندھن۔ شادی کا بندھن بھی ایک اہم موقع ہے۔ چاہے وہ دنیادار کی شادی ہے، کسی بھی مذہب رکھنے والے کی شادی ہو یا لامذہب کی شادی ہو، یا خدا تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی شادی ہو ہر ایک کے لئے یہ موقع ایک اہم موقع ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر (دینی) تعلیم پر عمل کرنے والے کی شادی کی اہمیت جو ہے، وہ تو دنیا داروں سے بہت مختلف ہے کیونکہ دنیا دار تو شادی کے لئے دنیاوی باتوں کو مدّ نظر رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل کے اس مغربی اثر کے معاشرے میں یا نام نہاد آزاد معاشرے میں (گو کہ آسٹریلیا مغرب میں نہیں مگر پھر بھی مغرب کا اثر ہے۔ اُنہی قوموں میں سے یہ لوگ آئے ہوئے ہیں اور ایک آزاد معاشرہ ہے) آزادی کے نام پر عجیب عجیب قوانین بنالئے گئے ہیں۔ شادی سے پہلے ہی ایک میل جول ہوتا ہے جو آزادی کے نام پر بے حیائی تک پہنچ جاتا ہے جبکہ (دین حق) اس چیز سے منع فرماتا ہے۔ کسی قسم کی دوستیاں، کسی قسم کے تعلقات اور یہ جو یہاں رسم ہے اس کا اثر بعض دفعہ ہماری بچیوں اور لڑکیوں پر بھی ہوتا ہے کہ Understanding نہیں ہو رہی۔ یہ ساری غلط چیزیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو فرمایا کہ تم لوگ جو نئی زندگی کا آغاز کرنا چاہتے ہو تو نہ تم دولت دیکھو، نہ تم لڑکی کا خاندان دیکھو، نہ تم اُس کی شکل اور خوبصورتی دیکھو۔ ہاں اگر دیکھنا ہے تو دینداری دیکھو کہ لڑکی یا عورت دیندار ہے کہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہم موقعوں کے لئے جن آیات کا انتخاب فرمایا اُس میں نکاح جیسا کہ میں نے کہا انسانی زندگی کا ایک بہت اہم موقع ہوتا ہے۔ اس کے بندھن کے اعلان میں بھی یہ آیات مسنون ہیں جن میں پانچ مرتبہ تقویٰ کا ذکر ہے۔ گویا انسانی زندگی میں مرد اور عورت کا بندھن دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ نیک نسل چلانے کے لئے، نیک خاندانوں کے قائم کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا والے تو دنیاوی باتوں کی خواہش کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو دولت نہیں دیکھتے، خاندان نہیں دیکھتے بلکہ خوبصورتی دیکھتے ہیں۔ بعض خوبصورتی نہیں دیکھتے لیکن بعض اور باتیں اُن کے مدّ نظر ہوتی ہیں۔ لیکن دین بہر حال اکثریت کے مدّ نظر نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دیندار کے لئے حکم ہے کہ تم دین مدّ نظر رکھو۔ بے شک ہم کفو ہونے کا بھی ذکر ہے جس میں بہت سارے پہلو دیکھے جاتے ہیں لیکن ہم کفو میں بھی تقویٰ اور دین پہلی شرط ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس لڑکیوں کو بھی اور لڑکوں کو بھی اپنے دینی پہلو کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو تعلیم دی ہے اور بے تحاشا احکامات دیئے ہیں وہ ہم سے کیا مطالبہ کرتے ہیں؟ ہم سے اللہ تعالیٰ کس طرح اُن احکامات پر عمل کروانا چاہتا ہے؟ یہ چیز دین ہے۔ اور اگر اس پر قائم ہوں گے تو رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر دیرپا ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف رشتے دیرپا ہوتے ہیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قائم ہونے والی ہوتی ہیں۔ ہر جگہ دنیا میں بھی اور یہاں جماعت میں بھی جو رشتوں میں دراڑیں پڑنے کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مذہب سے دور ہٹے ہوئے لوگوں کی نقل کرتے ہیں۔ آزادی کے نام پر سمجھتے ہیں کہ لوگ بہت آزاد ہیں اور جو چاہے کریں۔ یہ آزادی ان کا حق ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بعض حدود رکھی ہیں۔ قرآنِ کریم ایک ایسی مکمل کتاب ہے اور ایسا ضابطۂ حیات ہے جس میں ہر پہلو کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمایا ہے اور اگر اُس پر عمل کیا جائے تو ایک انسانی زندگی گھر کے معاشرے سے لے کر بین الاقوامی سطح تک ایسی امن پسند اور محبت اور پیار سے بھری ہوئی زندگی ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہر حال تقویٰ سے دور ہٹنے کی وجہ سے دوسروں کی نقل بھی شروع ہوئی ہے۔ اگر تقویٰ دل میں ہو تو کبھی یہ دل میں خیال نہ پیدا ہو کہ ان لوگوں کی جو آزادی ہے یہ بہت اعلیٰ چیز ہے اور اس کو ہمیں اپنانا چاہئے۔ لیکن آزادی کی حدود ہیں۔ بے محابہ آزادی کو (دین حق) نے پسند نہیں کیا۔ پس اگر (مومن) رہنا ہے، اگر احمدی (-) رہنا ہے تو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں ہماری آزادی کی حدود ختم ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں تقویٰ کو معیار بنالیں، نیکی اور تقویٰ کی شادی کو معیار بنالیں تو نہ صرف یہ کہ ذاتی اختلافات ختم ہو جائیں گے، ذاتی طور پر خاندانوں میں بھی اور اپنی ذات میں بھی ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا، بلکہ جماعتی انقلاب بھی پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار احکامات میں یہی فرمایا ہے کہ اس دنیا کی خواہشات کو اپنی ترجیح نہ سمجھو بلکہ اُس دنیا کی فکر کرو۔ اس آیت میں بھی یہی ذکر ہے کہ اپنے کل کو دیکھو جو ہمیشہ کی دنیا ہے جس سے تمہاری عاقبت بھی سنورے گی اور تمہاری نسل کی عاقبت بھی سنورے گی۔ اس بات پر غور کرو کہ ولتنظر نفس (-) کہ ہر جان یہ دیکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے؟ اب اس کل کے بھی دو مطلب لئے جاسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس شادی کے بندھن میں، جو آیت تلاوت کی گئی ہے، اس کی اہمیت اس لئے ہے کہ تم یہ دیکھو کہ اس بندھن کو احسن رنگ میں قائم کرکے اور اپنے آپ کو تقویٰ کی راہوں پر چلاتے ہوئے تم سے جو نسل پیدا ہونی ہے، اُس کی تربیت کس حد تک اچھی کر رہے ہو؟ یہ دیکھو کہ تم دنیا کے وارث تو نہیں بنا رہے؟ تمہارا مقصد تو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ پس ایسی نسل پیدا کرو جو دین کی وارث بننے والی ہو۔ ایسی نسل پیدا کرو جو ماں باپ کے لئے دعائیں کرنی والی ہو۔ اُن کے مرنے کے بعد بھی اُن کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ایسی مائیں بنو جن کے پاؤں کے نیچے جنت ہوتی ہے، جن کے بچے نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہ اپنے عمل بھی اس طرح رکھو کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزا دے۔ قرآن کے احکامات کو سامنے رکھو اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جو پہلی آیت تلاوت کی گئی ہے اس ایک آیت میں ہی دو مرتبہ تقویٰ کا لفظ استعمال کیا

گیا ہے۔تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر تقویٰ ہو تو کبھی مسائل اتنے نہ بڑھیں جتنے اب بڑھ رہے ہیں۔لڑکے بھی ماحول کے بد اثر سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ جب نیک لڑکی کی تلاش میں ہوں گے تو پھر لڑکوں کو خود بھی نیکی کی طرف مائل ہونا ہوگا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ لڑکے تو آوارہ گردی میں مبتلا ہوں اور نیک لڑکیوں کی تلاش ہو۔خود بھی جب نیک لڑکی کی تلاش ہوگی تو تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ لڑکیاں بھی جب یہ دیکھیں گی کہ ہمارے رشتوں کی بنیاد نیکیوں پر ہے تو پھر وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی بجائے اپنے غیر ضروری فیشنوں کے بجائے وہ نیکیوں پر قائم ہوں گی۔**ایک حد تک فیشن بھی جائز ہے، لباس کی خوبصورتی بھی جائز ہے، سنگھار بھی جائز ہے۔لیکن جب یہ حد سے زیادہ بڑھ جائے تو پھر یہ تقویٰ سے دور ہٹا کے لے جاتا ہے۔**تو یہ دوطرفہ عمل ہے۔لڑکیوں کو بھی نیکیوں کی طرف قدم مارنے ہوں گے اور لڑکوں کو بھی۔اور ان کے ماں باپ کو بھی اس طرف توجہ دینی ہوگی کہ ہمارے بچے ایسے نیک ماحول میں پلیں بڑھیں جہاں تقویٰ سب سے مقدم ہو۔صرف عہدوں، اجلاسوں اور جلسوں پر یہ عہد دہرا دینا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، کافی نہیں ہوگا بلکہ اپنی عملی زندگی اس طرح بنانی ہوگی کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ پر یقین بھی ہو اور اُس کے احکامات پر نظر نہ ہو۔اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے تو پھر کل پر نظر رکھنے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کل پر نظر رکھو، ورنہ تمہارے عمل بے فائدہ ہیں۔ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے نیک اعمال ہی بچائیں گے۔ ایسے نیک اعمال جو خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے گئے ہوں۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے یا صرف دنیا کے دکھاوے کے لئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کچھ عرصہ ہوا، میں نے خطبہ میں ایک لمبی حدیث سنائی تھی۔ اُس میں ہر عمل کہیں فرشتوں نے روک دیا کہ اللہ کی رضا کی خاطر نہیں تھا اور کہیں خدا تعالیٰ نے روک دیا۔ پس ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بنانے کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور پھر یہ دعا کرنی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں بچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کو تو تم دھوکہ دے سکتے ہو۔ جھگڑوں کی صورت میں اپنے حق میں فیصلے کروا سکتے ہو۔لڑکی بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتی ہے۔لڑکے بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتے ہیں۔لیکن اگر تقویٰ ہو تو الا ماشاء اللہ اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ کبھی یہ نہیں ہوگا کہ ناجائز طور پر حقوق لینے کی کوشش ہو۔ ہاں کسی غلط فہمی کی وجہ سے ہو تو ہو۔ ناجائز نہیں ہوسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اِس زمانے کے امام کو مانا ہے، اُس شخص کو مانا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمانے کا مامور کر کے بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی کا درجہ دے کر اس زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ بندے اور خدا میں جو دوری واقع ہوگئی ہے اُسے ختم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔تقویٰ کے راستوں کی نشاندہی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔اگر ہم نے اپنی ذمہ داری نہ سمجھی اور دنیا کو اور اس کی جاہ و حشمت کو اور اس کی چکا چوند کو سب کچھ سمجھ لیا تو پھر احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔احمدی ہوئے، احمدیت پر عمل بھی نہ کیا، مخالفین سے ماریں بھی کھائیں، گالیاں بھی سنیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی نیکیوں سے ہٹے ہوؤں میں شمار ہوئے۔کیا فائدہ ہے اس کا؟ آپ میں سے بہت ساری ایسی ہیں جو پاکستان سے اس وجہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں کہ وہاں حالات اجازت نہیں دیتے، وہاں آج حالات احمدیوں کے حق میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ یہاں اس ملک میں آکر یہاں کی حکومتیں آپ کو رہنے کی اجازت دیتی ہیں۔اس فضل کا شکرانہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے تقویٰ میں قدم آگے بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ دنیا کی جاہ و حشمت سے متاثر ہو کر اس میں ڈوب جائیں۔کل بھی میں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ کس درد سے ہم میں پاک انقلاب پیدا کرنے کے لئے آپ نے ہمیں نصائح فرمائی ہیں؟ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ

''ہماری جماعت کے لوگ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں''۔

پس دیکھیں کیسا درد ہے۔ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے ہوں گے۔ یہ باتیں جو میں آپ عورتوں کے سامنے کر رہا ہوں یہ مردوں کے لئے بھی ہیں۔ وہ بھی سن رہے ہیں بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے ساری دنیا میں جو بھی سننے کی خواہش رکھتا ہے، وہ سنتا ہے۔بعض مرد یہ سمجھتے ہیں کہ شاید عورتوں میں ذکر ہو رہا ہے تو ہم بہت نیک ہیں اور ہماری بیویاں ہی خراب ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا تکبر ہے۔ کیونکہ تکبر بھی تقویٰ سے دوری پیدا کرتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن میں بھی تقویٰ نہیں ہے۔ ہر ایک کو عاجزی اپنانے کی ضرورت ہے۔اسی طرح بعض عورتیں مردوں پر الزام لگا دیتی ہیں۔تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ دونوں طرف تقویٰ ہوگا تو کبھی یہ الزام تراشیاں نہیں ہوں گی اور گھریلو زندگیاں پیار اور محبت سے گزرنے والی ہوں گی۔ اور یہی ایک خوبصورت گھرانے کی ایک اچھی نشانی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں بعض دفعہ دو تین بچے بھی ہو جاتے ہیں پھر بھی اختلافات بڑھ جاتے ہیں اور طلاقوں تک نوبت آ جاتی ہے یا بعض مجبوریوں کی وجہ سے عورتیں خلع لے لیتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ناجائز خلع لیتی ہیں۔بعض مردوں کے ظلم ایسے ہیں کہ جائز ہوتا ہے **لیکن بچوں کی خاطر قربانیاں عورتوں کو بھی دینی چاہئیں اور مردوں کو بھی دینی چاہئیں۔معمولی اختلافات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔** اسی طرح نوجوان جوڑے ہیں وہ ابتداء میں ہی بعض دفعہ کہ ہماری understanding نہیں ہوئی رشتے ختم کر دیتے ہیں۔ یہ بھی غلط طریقہ کار ہے جو یہاں کے ماحول میں مذہب کی دوری کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔لیکن ایک احمدی کو، ایک احمدی (-) کو جو اپنے آپ کو اس زمانے میں سب سے زیادہ دین سے قریب سمجھتا ہے اس میں یہ باتیں پیدا نہیں ہونی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب یہ رشتہ کی ایک مثال میں نے دی ہے۔ تقویٰ صرف یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ قرآن کریم میں جیسا کہ میں نے کہا تھا بے شمار احکامات ہیں اور ہر قدم اور زندگی کے ہر پہلو پر احکامات ہیں۔ وہ سب ہمارے مدّنظر ہونے چاہئیں۔قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنا ہی تقویٰ پر چلنے کے قابل بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ایسا نہیں کہ جسے کم سمجھا جائے۔ جو احکام قرآنِ کریم میں بیان ہو گئے اُن پر عمل کرنا اور اُن کو بجا لانا ایک مومن اور ایک مومنہ پر فرض ہے۔ مثلاً نماز کا ایک حکم ہے، عبادت کا حکم ہے۔ تو یہ جس طرح فرض کیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عورت گھر کی نگران ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔اگر خود عبادت اور نمازوں کی پابندی ہوگی، خود قرآن کریم کی تلاوت کی پابندی ہوگی، خود دین سیکھنے کی طرف توجہ کی پابندی ہوگی تو بچے بھی اس طرف توجہ دیں گے۔ بعض دفعہ بعض عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر نہیں دیتے تو اُن کو توجہ دلائیں۔ یہ بھی آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ کچھ نہ کچھ، کسی نہ کسی ذریعہ سے موقع دیکھ کے اُن کو توجہ دلائیں کہ دیکھو تمہارا عمل صرف تمہارے تک محدود نہیں، بلکہ تم اگلی نسلوں کو بھی بگاڑ رہے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہر موقع پر عورت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اُس نے نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ اپنی نسل کے لئے بھی قربانی دے کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے، اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر عورتوں کے احکامات میں سے ایک حکم پردے کا ہے۔ یہ کوئی چودہ سو سال پہلے کا حکم نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کا حکم ہے جو ایک زندہ کتاب ہے اور آج بھی اسی طرح یہ جاری حکم ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے جاری تھا۔ پردے کا مقصد حیاء اور عورت اور مرد کا بے جا ملنے جلنے سے روکنا، بدخیالات سے دوری اور تقویٰ پر چلنا ہے۔ پس ہر عورت کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اُس کا حیاء کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ کیا بلاوجہ نامحرموں سے ملنا جلنا تو نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر بدخیالات ہیں۔نوجوانوں کے بدخیالات میں خاص طور پر آجکل کی فلمیں بہت کردار ادا کر رہی ہیں۔ گو کہ بعض بڑوں کے بارے میں بھی شکایتیں آتی ہیں، خاص طور پر مردوں کے بارے میں اور گھر **اسی لئے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر یا ٹی وی پر بیٹھ کر بیہودہ اور لغو فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔اس وجہ سے بھی آزادی کے نام پر یہاں بے حیائی عام ہے۔** ایسی فلموں سے کبھی پاک خیالات نہیں ہوسکتے۔ یہ فلمیں بنانے والوں کو یا ٹیلیویژن وغیرہ پر چلانے والوں، اللہ نہ کرے کبھی ایم۔ٹی۔اے پر ہو، خود بھی یہ خیال ہے کہ یہ گندی چیزیں ہیں۔ اسی لئے ڈراؤنی فلموں کے علاوہ ایسی گندی فلموں کے بارے میں یہ لکھا ہوا بھی آتا ہے کہ بچوں کے سامنے نہ دیکھی جائیں۔ یا بعض سائٹس ہیں اُن پر لکھا ہوا آتا ہے کہ اُن کو بچوں کے لئے لاک کر دو۔اس کا مطلب ہے کہ ان کے نقصانات کا اندازہ ان کو بھی ہے لیکن ایک ظاہری آزادی کے نام پر بے حیائی پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ پھر جس معاشرے میں یہ گند دکھانے کی حالت ہو وہاں تقویٰ کہاں رہ سکتا ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں رہ کر ایک احمدی عورت کو، ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی مرد کو اور ایک احمدی جوان کو بہت پھونک پھونک کر قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر لباس کے فیشن ہیں۔ ہر احمدی عورت اور لڑکی کو یاد رکھنا چاہئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ایک حد تک جائز فیشن کریں لیکن بعض ٹائٹ جینز اور بلاؤز پہنتی ہیں یا ٹی شرٹ پہن لیں گی اُن کے ساتھ تو عورت کے تقدس کو پامال کر

رہی ہوتی ہیں۔ ایسا لباس تو گھروں میں مردوں کے سامنے بھی جن سے پردہ جائز نہیں، یا جن سے پردہ نہیں، اُن کے سامنے بھی نہیں پہننا چاہئے کجا یہ کہ غیر مردوں کے سامنے ایسا لباس پہن کے آیا جائے۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ لباس اور ماحول خیالات پر بداثر ڈالتے ہیں اور اچھا اثر بھی ڈالتے ہیں۔**جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔کبھی میں نے نہیں روکا، لیکن اس کے ساتھ کم از کم گھٹنوں تک لمبی قمیص ہونی چاہئے۔** مجھے کچھ عرصہ پہلے یہاں سے کسی نے لکھا تھا کہ آپ یہاں آ رہے ہیں تو آپ کے سامنے بعض ایسی عورتیں بھی آئیں گی جنہوں نے باہر نکلتے ہوئے کبھی سر پر دوپٹہ بھی نہیں رکھا لیکن اب انہوں نے پہننے کیلئے بڑے نقاب اور برقعے سلوا لئے ہیں۔تو اگر صرف اس لئے ہے کہ مجھے دکھانا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری تمہارے پر نظر ہے۔ ان اللّٰہ خبیر بما تعملون ۔جو تم عمل کرتے ہو اس سے مجھے خبر ہے۔ دلوں کو میں جانتا ہوں۔ ہاں اگر یہ خیال ہے کہ اس وجہ سے ہمارا شرم اور حجاب جو ہے وہ ذرا ختم ہو جائے اور ہم برقع پہن کے ایک دفعہ جائیں گے، دو دفعہ جائیں گے، تین دن جائیں گے، دس دن جائیں گے سامنے، تو ہمیں عادت پڑ جائے گی اور ہماری زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا تو پھر یہ بڑی اچھی بات ہے۔اس میں کوئی حرج نہیں۔لیکن یاد رکھیں کہ آپ کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے، کسی بندے کے لئے نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ایک احمدی لڑکی اور عورت تقویٰ پر چلنا چاہتی ہے تو اپنے لباس کا خیال رکھنا ہوگا۔اس کو حیاء دار بننا ہوگا۔ ورنہ کوئی بعید نہیں کہ ماحول کا اثر اسے بھی گندگیوں میں کھینچ کے لے جائے۔ اس وقت، وقت نہیں کہ میں قرآنِ کریم کے تمام احکامات یا اُن کے کچھ حصوں کو بھی کھول کر بیان کر سکوں۔ بہر حال ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدوجہد اور کوشش ہو۔ آج جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں، عورت اور مرد، بچے اور جوان اور بوڑھے ہی ہیں جو دنیا کی اصلاح اور رہنمائی کر سکتے ہیں۔ آج احمدی ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر میں نے چند مثالیں دی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اکثریت ایسی ہے جو نعوذ باللہ دین سے دور ہٹی ہوئی ہے۔ اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ہمارے اندر معمولی تعداد بھی ایسی ہو جو دین پر نہ چلنے والی ہو تو باقیوں کو بگاڑ سکتی ہے۔اور پھر فکر اُس وقت بڑھتی ہے جب یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھ بھی رہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں تک دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج ہر اُس احمدی کا فرض ہے جو تقویٰ پر قدم مارنے والا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی پناہ کی راہیں تلاش کرنے والا ہے کہ اُن تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرے، اُن کو پڑھے اور اُن کو تلاش کرے جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئیں اور جن کی تفصیل حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اگر اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بنانا ہے تو تقویٰ پر چلنا ہوگا، دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہوگا۔ جماعت احمدیہ میں جیسا کہ میں نے کہا بڑے لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے دکھاتا ہے کہ اُن کی دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور اُن کی ضرورتیں بھی پوری فرماتا ہے، اُن پر فضل بھی فرماتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہر احمدی مرد اور عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنا قرار دیا ہے تو ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، بلا استثنا ہر مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑے اور اپنے بچوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کی کوشش کرے۔ جس معاشرے میں رہ رہی ہیں، اس معاشرے کو بھی ہم نے بدلنا ہے۔ اس میں بھی انقلاب لانا ہے۔ صرف پاکستانی احمدیوں کی یا چند فجیئن احمدیوں کی جماعت ، جماعت احمدیہ نہیں ہے، بلکہ ہمارا مقصد بہت بلند ہے۔ ہم نے اس ملک کو (دعوت الی اللہ) کر کے احمدیت اور حقیقی (دین) میں لانا ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی۔ نہ کہ ان کی جو تعلیم ہے اور ان کی جو روایات ہیں اُن میں بہہ جائیں اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہم نہ بنائیں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والا نہ بنائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ نے ترقی کرنی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اگر ہم نے اس الٰہی تقدیر کا حصہ بننا ہے تو پھر ہر احمدی عورت کو چاہئے اور ہر مرد کو چاہئے، ہر جوان اور ہر بوڑھے کو چاہئے کہ اپنے حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے وعدے کے مطابق قومیں تیار ہو رہی ہیں جو جلد اس سلسلہ میں آ ملیں گی اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی بن جائیں گی۔ آپ میں سے اکثریت جو پرانے احمدیوں کی ہے، بلکہ اکثریت کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے اگر آپ نے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ ڈھالا تو دوسرے آ کر آگے نکل جائیں گے۔ پس بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت کو بڑھانے کے لئے اپنے طور پر بھی لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ میں چند مثالیں آپ کو پیش کر دیتا ہوں جس سے پتا چلتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ رہنمائی فرما کر عورتوں اور لڑکیوں کو جماعت احمدیہ میں شامل فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود کی صداقت اُن پر ظاہر کر رہا ہے۔ پس یہ جماعت احمدیہ کوئی معمولی جماعت نہیں، اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس نے بڑھنا ہے اور اس کا بڑھنا اُسی وقت صحیح ہوگا جب اس کا ہر فرد نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو۔ آج ہر اُس شخص کی جس کی فطرت نیک ہے اللہ تعالیٰ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے۔ چند مثالیں میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے نکالی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تیونس کی ایک راضیہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے ایک عرصہ صوفی مذہب کے ساتھ گزارا۔ دین سے تعلق اُن کو پہلے بھی تھا، دنیا داری سے متاثر نہیں تھیں۔ نیک فطرت تھیں۔ ایک عرصہ صوفی مذہب کے ساتھ گزارا۔ پھر اچانک ایک روز آپ کا چینل مل گیا۔ بعض قابلِ اعتماد لوگوں سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جماعت کی تکفیر کی۔ اب ہدایت کے لئے یہ چینل ایم۔ٹی۔اے ملا۔ (غیر تو ہمارا چینل ہدایت کے لئے تلاش کریں اور ہم جو گندے چینل ہیں اُن پر بیٹھ کے اپنی بے حیائی کے سامان کریں۔ ایسے لوگوں کی کس قدر بدقسمتی ہوگی)۔

کہتی ہیں پھر ایک روز میرے بیٹے، میرے کمسن بیٹے نے خواب دیکھی کہ ہم ایک کار میں بیٹھے ہیں جسے مصطفیٰ ثابت صاحب چلا رہے ہیں۔ مجھے سمجھ آ گئی کہ میں سیدھے راستے پر ہوں۔ چنانچہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئی۔

پھر ایک مصر کی عزیزم صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میری بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ 2011ء میں ایک روز ٹی وی کے مختلف چینلز بدل رہی تھی کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے پر مصطفیٰ ثابت صاحب کا پروگرام ''اجوبہ عن الایمان'' چل رہا تھا۔ اس کے بعد ایم۔ٹی۔اے دیکھتی رہی۔ اور ''الحوار المباشر'' بھی پسند آیا جس میں مختلف ادیان کے لوگوں سے گفتگو ہو رہی تھی۔ میں بھی باقی لوگوں کی طرح عیسیٰ کے نزول کی منتظر تھی۔ احمدیوں کی اس بارہ میں باتیں تو بہت معقول تھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کی بات سمجھنا مشکل تھا اور ایک روز ایم۔ٹی۔اے پر ذکر ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام بھی کرتا ہے اور اس پر مجھے ایک پرانی خواب یاد آ گئی۔ 2003ء میں رمضان میں ایک روز نماز پڑھنے مسجد گئی تو وہاں عورتوں کے رویہ سے بیزار ہو کر فیصلہ کیا کہ آئندہ گھر پر ہی نماز پڑھا کروں گی۔ (یہاں ایک میں وضاحت بھی کر دوں کہ بعض ہماری نئی احمدی جو نو احمدی ہوتی ہیں، بلکہ بعض **فجیئن بھی مجھے شکایت کرتی ہیں کہ جب وہ (بیت) میں آتی ہیں، تو اُن سے جو پاکستانی تعداد زیادہ ہے، وہ اردو میں زیادہ باتیں کرتی ہیں۔ حالانکہ آج کل کی نوجوان لڑکیوں کو انگلش بھی آتی ہے اور اُن کی زبان میں بات کرنی چاہئے۔ جب کوئی غیر بیٹھا ہو تو پھر کوشش یہی کرنی چاہئے کہ اُنہی کی زبان میں بات ہو۔)**

بہر حال کہتی ہیں چنانچہ نماز اور دعا کے بعد سو گئی تو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں ایک روشن کھڑکی کھلی ہے جس کا رنگ سفید اور شکل بیضوی ہے اور ایک منادی کہہ رہا ہے کہ میں تیرا رب ہوں۔ میں نے سجدہ کیا اور تین دفعہ کہا۔

لا الٰہ الا انت سبحانک (۔)

بیدار ہوئی تو بہت خوش اور حیران تھی۔ اللہ کی شفقت اور مہربانی دیکھ کر یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے بہت قریب ہے اور دعا کرنے والوں کی دعا کا جواب دیتا ہے۔

اس خواب کے ایک دن بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان پر اڑتا ہوا آیا جس کے بال اور داڑھی سیاہ تھے۔ اُس کے سر سے میزائل نکل رہے تھے اور اوپر جا کر آسمان کو منور کر رہے تھے۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ میں مسیح ہوں۔ میں نے خیال کیا کہ وہ مسیح ناصری ہے اور یہ قربِ قیامت کی نشانی ہے۔ پھر دل میں سوچا کہ عیسیٰ مسیح میرے پاس کیوں آئے ہیں۔ تعبیر الرؤیا کی کتب میں تعبیر دیکھی۔ مگر مجھے خدا کی کسی کے ساتھ کلام کرنے کی تعبیر کہیں نہ ملی۔ لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ خدا کسی سے کلام نہیں کرتا اور یہ عقیدہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفتِ کلام جو ہے، وہی جب آجکل کے (۔) نے بند کر دی ہے تو انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا کرنا ہے؟ بہر حال کہتی ہیں تاہم مسیح علیہ السلام کو دیکھنے کی یہ تعبیر معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ایسی خواب دیکھنے والے کو حکمت اور نیک اولاد عطا فرمائے گا۔ پھر مجھے ایم۔ٹی۔اے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا وہ مسیح موعود تھے، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی۔

پھر بشکیت صاحبہ ہیں الجزائر کی کہتی ہیں کہ بیعت سے قبل میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام سے قبل بہت سے انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آج جو انسانیت کی حالت

اور جو فساد برپا ہے، وہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔ کیونکہ نہ تو اب اخلاق باقی رہے ہیں اور نہ ہی کوئی (دین) کی صحیح طور پر پیروی کرتا ہے۔ میرے دل میں یہ تمنا ہوئی کہ کاش اللہ تعالیٰ کسی رسول کو امت کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمائے۔ (حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب یہ دیکھیں ایک طرف بعض ہم میں سے کس طرف جا رہے ہیں اور دوسری طرف غیروں میں سے بعضوں کو دین کی کتنی فکر ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اُن کی رہنمائی فرماتا ہے)

کہتی ہیں کہ ایک دن میرے بھائی عبدالعالی بشکیت نے مجھ سے نزول عیسیٰ، جنّ اور نملة کی حقیقت کے بارے میں تفصیل سے مجھے آگاہ کیا۔ ان کے یہ خیالات مجھے بہت بھائے اور ان میں ایک کشش محسوس ہوئی۔ پھر میں نے اپنے بھائی کے ٹیبل پر کچھ فائلیں دیکھیں، اُنہیں پڑھ کر تو میں جیسے ایک نہایت خوبصورت دنیا، بلکہ کسی جنت میں پہنچ گئی۔ جیسے جیسے میں نے ان باتوں کا مطالعہ کرتی گئی، میرا نفس دھلتا چلا گیا۔ دن کو میں کام پر جاتی لیکن میرا دھیان ان کتب میں اٹکا رہتا۔ پھر میرے بھائی نے مجھے حضرت امام مہدی کے بارے میں بتایا اور سمجھایا کہ آپ ہی مسیح موعود بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ دیگر (-) جماعتیں جو صرف قتل وفساد کی تعلیم دیتی ہیں، اُن کے طرز عمل کے بارے میں بتایا تو مجھے کبھی اطمینان حاصل نہ ہوا تھا۔ اس طرح (-) کے چینل بھی مجھے بالکل نہیں بھاتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود کا چہرہ ایسا نورانی ہے کہ جسے دیکھ کر انسان پہلی نظر میں گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ سب سے اتنے الگ اور ممتاز نظر آتے ہیں جیسے اندھیرہ اور روشنی۔ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں میں نے حضرت مسیح موعود سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا۔ خواب میں دیکھا۔ **کوئی میرے اندر سے بلند آواز میں کہہ رہا ہے کہ یہی مہدی ہیں، یہی امام مہدی ہیں۔** اس آواز کے سبب سے میں ساری رات ٹھیک سے سوئی نہیں اور اپنے آپ سے کہتی رہی کہ میں بیعت کرتی ہوں اور میری طبیعت میں سکون اور اطمینان پھیل جاتا اور مجھے یہ بھی خوف دامنگیر رہا کہ کہیں بیعت سے پہلے مر نہ جاؤں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق دی۔ اب میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہتی ہوں اور یہ لوگ کرتے بھی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بھی قرآن کریم کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔ اگر اردو پڑھنی نہیں آتی تو انگلش میں جو لٹریچر میسر ہے، اُس میں پڑھیں۔ اور جن کو اردو پڑھنی آتی ہے، اُس میں پڑھیں تبھی اپنی اصلاح کر سکتی ہیں کیونکہ قرآنِ کریم کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود سے ہی ملتی ہے۔

پھر ایک یمن کی نومبائع احمدی ہیں۔ کہتی ہیں میرے والد ایک عالم دین تھے۔ وہ مجھے بتایا کرتے تھے کہ امام مہدی کے ظہور کی جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اگر میری وفات کے بعد امام مہدی ظاہر ہوں تو اُن کی بیعت ضرور کرنا۔ تو میں اُن سے پوچھتی کہ وہ کیسے ظاہر ہوگا؟ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ ٹی وی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے اور اُن کو سارا زمانہ دیکھے گا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں ایک مرتبہ چینلز بدل کر دیکھ رہی تھی کہ مجھے ایم۔ٹی۔اے مل گیا جس کے ذریعہ مجھے امام مہدی کے ظہور کی بشارت ملی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور جو میرے والد صاحب نے بتایا تھا وہ پورا ہوا۔ میں نے استخارہ کیا، اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ دکھایا اور میں نے اور میری والدہ نے بیعت کر لی۔

پھر تنزانیہ کی ایک خاتون ہیں۔ اب افریقہ کو لوگ کہتے ہیں کہ اَن پڑھ لوگ ہیں۔ وہاں کی ایک بڑی عمر کی غیر احمدی عورت ہماری (بیت) میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں اور نماز جمعہ کے بعد معلم صاحب کے گھر چلی گئیں۔ وہاں کمرے میں بٹھایا، وہاں دیوار پر جماعت احمدیہ کا کیلنڈر لگا ہوا تھا۔ اُس پر ایک بڑی تصویر تھی۔ عورت نے پوچھا یہ کس کی تصویر ہے؟ کیلنڈر پر حضرت مسیح موعود کی اور خلفاء کی تصاویر تھیں۔ اُس خاتون نے حضرت مسیح موعود کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ کون ہیں۔ جب اُن کو بتایا گیا کہ آپ مسیح موعود اور مہدی امامِ وقت ہیں تو اس عورت نے کہا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مجھے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اس کے بعد خاتون نے بیعت کر لی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس صرف یورپ میں ہی نہیں، افریقہ میں بھی اور ایشیا میں بھی اور دور دراز علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ اگر نیک نیتی سے دعا کی جائے۔ جو غیر ہیں اُن کی اگر رہنمائی فرما رہا ہے تو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کر لیا ہوا ہے، اُن کی کس قدر رہنمائی فرمائے گا؟ اُن کو کس قدر توجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے راستوں کی طرف رہنمائی فرمائے گا۔ پس اس کے لئے کوشش کی بھی ضرورت ہے جو ہمیں ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ہماری ہر وقت نظر رہنی چاہئے۔ **بجائے ادھر اُدھر کے چینل دیکھنے کے ایک وقت کم از کم ایسا ضرور رکھیں جب ایم۔ٹی۔اے کے خاص پروگرام بھی دیکھا کریں جو آپ کی تربیت کے لئے بہتر ہوں۔** یہ دنیا ہمارے لئے کل اثاثہ نہیں ہے۔ یہ دنیا ہی ہمارے لئے سب کچھ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اگر مقصد ہوگا تو دلوں کی تسلی ہوگی اور نہ صرف اس دنیا میں اطمینان نصیب ہوگا بلکہ اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کی آغوش میں انسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیاوی خواہشات کے بجائے ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ رکھنے والے ہوں۔ ہمارے گھر بھی جنت کا نمونہ ہوں اور اخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہم بنیں۔

خطاب کے آخر میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

دعا کے بعد لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی کلام

یا قلبی اذکر احمد

عین الهدی مفنی العدا

سے منتخبہ اشعار پیش کئے۔ اس طرح مختلف دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے اور ایک بجکر چالیس منٹ پر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

مجموعی طور پر پچاس فیملیز کے 156 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں آسٹریلیا کی جماعتوں ایڈیلیڈ (Adelaide)، ڈارون (Darwin)، بلیک ٹاؤن (Black Town) اور پرتھ (Perth) کے علاوہ، قادیان انڈیا سے آنے والے چار احباب بھی شامل تھے۔

ایڈیلیڈ جماعت سے آنے والے 1376 کلومیٹر، پرتھ جماعت سے آنے والے 3291 کلومیٹر اور ڈارون جماعت سے آنے والے 3929 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ پرتھ سے آنے والوں نے پانچ گھنٹے جہاز کا سفر طے کیا۔ جبکہ ڈارون سے آنے والوں نے قریباً ساڑھے چھ گھنٹے جہاز کا سفر طے کیا۔

ان سبھی ملاقات کرنے والوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضورانور نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ویٹوموکے چمک دار کیڑے والے غار، اوتوروہانگا (نیوزی لینڈ)

نیوزی لینڈ کے نارتھ آئی لینڈ میں جنوبی Waikato کے خطے میں دنیا کے یہ انوکھے، روشن اور چمک دار غار واقع ہیں جنہیں قدرت کا حسین شاہکار قرار دیا جاتا ہے۔ یہ غار نیوزی لینڈ جانے والے سیاحوں کیلئے خصوصی کشش رکھتے ہیں۔ چونے کے پتھروں کے غاروں کا یہ نیٹ ورک ہر سال لاکھوں سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کر کے اپنے پاس آنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ 250 میٹرز پر مشتمل یہ سفر آپ کو سیاحوں کو حیران اور مبہوت کر دینے والے زیرزمین مناظر دکھاتا ہے۔ عجیب وغریب چمک دار غاروں والے اس علاقے میں کیتھڈرل کیورن میں acoustics عالمی سطح پر معروف ہیں جبکہ دیگر متاثر کن کیو فارمیشنز میں Pipe Organ, Catacombs اور Tomo شامل ہیں، جو اصل میں چونے کے پتھر کی ایک گہری شافٹ ہے۔ The Glow Worm Grotto (یہ اسی نام سے مشہور ہے) یہ اپنی حیوی حیاتی نورانیت Bioluminescence کی بے مثال اور شاندار چمک کیلئے مشہور ہے۔ یہ روشنی مادائیں اپنے نروں کو اپنی جانب راغب کرنے کیلئے پیدا کرتی ہیں جب ان کا نامکمل بچہ (پیوپا) اپنی نمو کی فائنل سٹیج میں ہوتا ہے۔ اگر قدرت نے مذکورہ بالا حسن اور خوبصورتی کا اہتمام نہ کیا ہوتا اور یہ مناظر دنیا والوں نے نہ دیکھے ہوتے تو یہ غار بالکل سیاہ اور اندھیرے ہوتے اور یہاں دنیا کا کوئی بھی سیاح آنا پسند نہ کرتا۔ جدید دنیا کو تو ان غاروں کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا، لیکن صدیوں سے ان غاروں کے بارے میں موری لوگ جانتے تھے، لیکن انیسویں صدی کے اواخر میں ان غاروں کو اہل یورپ نے دریافت کیا اور اس کے نتیجے میں انہیں 1911ء میں عام لوگوں کیلئے کھول دیا گیا۔

(سنڈے ایکسپریس 18 دسمبر 2011ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی سلسلہ ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ سیمیں احمد صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی تقریب رخصتانہ دارالنصر غربی اقبال میں مورخہ 26/اکتوبر 2013ء کو مکرم توقیر احمد صاحب ابن مکرم عبدالرزاق صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ کے ساتھ ہوئی ۔ تلاوت اور دعائیہ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے روز ولیمہ کے بعد مکرم ادریس احمد صاحب مربی سلسلہ وصدر محلّہ دارالیمن شرقی صادق نے دعا کروائی۔ اس نکاح کا اعلان مورخہ 26 ستمبر 2013ء کو مکرم عطاء البصیر صاحب مربی سلسلہ نے بیت اقبال دارالنصر غربی ربوہ میں کیا تھا۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔آمین

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم رانا عبدالستار خاں صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی مکرمہ ماریہ ریاض صاحبہ بنت مکرم رانا ریاض احمد صاحب شہید ٹاؤن شپ لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم رانا عطاء المنعم ابن مکرم عبدالمنان خان صاحب بریمپٹن کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مورخہ 3 ستمبر 2013ء کو مکرم طاہر احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ نے ٹاؤن شپ لاہور میں کیا اور اسی دن تقریب رخصتانہ بھی ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اس بندھن کو دینی اور دنیوی نعماء کو جذب کرنے والا بنائے۔آمین

ولادت

مکرم عبدالنور صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 19 ستمبر 2013ء کو مکرم شاہد احمد صاحب بشیر آباد ربوہ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود کا نام سبحان مبین رکھا گیا ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ احمدیت کے لئے نفع رساں وجود اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

شوگر آگاہی کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں مریضوں اور لواحقین کیلئے شوگر آگاہی کیمپ مورخہ 6 نومبر 2013ء کو بوقت 10 بجے صبح سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ضرورت منداحباب وخواتین اس سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور سیمینار میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد سیفی صاحب سیکرٹری مال لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست محترم ادریس احمد اختر صاحب آف جرمنی کے بائیں گھٹنے کا آپریشن ہوا ہے۔تکلیف بہت ہے۔احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد سرور صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد صاحب جرمنی کے خون کے سرخ خلیات نہیں بن رہے نیز مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں ۔ان کی کامل وعاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ صبیح احمد صاحب ابن مکرم حفیظ اللہ صاحب بلڈنگ میٹیریل اقصیٰ روڈ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری دادی جان محترمہ حفیظاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رحمت علی صاحب مرحوم مورخہ 4/اکتوبر 2013ء کو بعمر 83 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔اسی دن آپ کی نماز جنازہ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے بیت المنعم دارالنصر غربی ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھائی ۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی موصوف نے کروائی۔ آپ نماز روزہ کی پابند، صلح جو طبیعت کی مالک اور چغلی اور غیبت اور کسی کی برائی کرنا پسند نہ کرتی تھیں ۔خاندان میں غریب فیملیز کا خاص دھیان رکھتیں ۔ان کی عزت نفس کو مدنظر رکھتے ہوئے خاموشی سے ان کی مدد کرتی رہتی تھیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے عطا کئے جن میں ایک بیٹے مکرم عزیز اللہ صاحب عین جوانی میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے وفات پا گئے تھے مگر آپ خدا کی رضا پر راضی رہیں۔آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مطیع اللہ صاحب کینیڈا۔مکرم سمیع اللہ صاحب، میرے والد محترم، تین بیٹیاں مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب داتہ زید کا، مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ذکاء اللہ صاحب مرحوم دارالنصر غربی اقبال ربوہ، مکرمہ طاہرہ جبیں صاحبہ اہلیہ مکرم فہیم احمد صاحب آف جرمنی، متعدد پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں آپ کے تین پوتے اور ایک پوتی تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم نعیم احمد ناصر صاحب ترکہ مکرم عبداللطیف صاحب)

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم عبداللطیف صاحب وفات پا چکے ہیں ۔ان کے نام قطعہ نمبر 34، بلاک نمبر 21 محلّہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ میں سے 2 مرلہ 136 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔دیگر ورثاء کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم وسیم احمد طاہر صاحب (بیٹا)
2۔مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرمہ امۃ الحمید فرحت صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرم شمیم احمد شاکر صاحب (بیٹا)
5۔مکرم سلیم احمد صابر صاحب (بیٹا)
6۔مکرمہ امۃ الجمیل کوکب صاحبہ (بیٹی)
7۔مکرم نعیم احمد ناصر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہوتو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم نعیم احمد ناصر صاحب ترکہ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ)

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ وفات پا چکی ہیں ۔ان کے نام قطعہ نمبر 11، بلاک نمبر 6 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے ۔ دیگر ورثاء کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم وسیم احمد طاہر صاحب (بیٹا)
2۔مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرمہ امۃ الحمید فرحت صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرم شمیم احمد شاکر صاحب (بیٹا)
5۔مکرم سلیم احمد صابر صاحب (بیٹا)
6۔مکرمہ امۃ الجمیل کوکب صاحبہ (بیٹی)
7۔مکرم نعیم احمد ناصر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہوتو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔ ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت ،وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بریکنگ نیوز
اعوان ایکسپریس ایئر کنڈیشنڈ کوچ
ربوہ سے راولپنڈی
روانگی بس سٹاپ ربوہ صبح 10 بجے
واپسی دربار ٹریولز پیرودائی 4 بجے شام
ایڈوانس بکنگ کیلئے:
ربوہ لائنز مین بس سٹاپ ربوہ
047-6211222,6214222
0345-7874222

ایم ٹی اے کے پروگرام

8 نومبر 2013ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 17 مارچ 2004ء
7:10 am	ہومیوپیتھی اور اس کے معجزے
7:55 am	جاپانی سروس
8:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس 9 دسمبر 1999ء
9:00 am	خطبہ جمعہ Live
12:40 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
4:30 pm	تلاوت قرآن کریم
4:40 pm	غزوات النبیؐ
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	محرم الحرام
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

9 نومبر 2013ء

2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:05 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 19 مارچ 2004ء
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2009ء
1:00 pm	بین الاقوامی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب 15 جون 1996ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	محرم الحرام
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔اکتوبر

طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:23

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

31/اکتوبر 2013ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2008ء
6:25 am	حضور انور کا لجنہ سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 15/اگست 2009ء
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 14 مارچ 2004ء
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ضرورت اساتذہ
سکول میں خواتین اساتذہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں خواہشمند خواتین مکمل کوائف اور صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ: 6212034-6214434

سیل سیل سیل
موسم گرما اور سرما کی ورائٹی پر گرینڈ سیل
Bata کی ورائٹی کیلئے اب بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں
Bata by Choice
باٹا شوروم۔ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10